Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰/۷۵ | جمعرات ۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۴ اخاء ۱۳۶۹ہش، ۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۷۵

درخواست دعا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے نام ٹیلی فون پر یکم اکتوبر رات پونے نو بجے کی آمدہ اطلاع کے مطابق آپ اس وقت ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں ہیں۔ ڈاکٹر ان کی شفاء کی رفتار سے مطمئن ہیں۔ اُن کے نزدیک خدا کے فضل سے خطرہ ٹل چکا ہے اور تفصیلی جائزے لئے جا رہے ہیں۔ جن کی رپورٹیں آنے پر پھر آخری شکل واضح ہوگی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بیماری کے اثرات مٹا دے۔

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکر الٰہی میں رہے۔ ذکر الٰہی سے مراد یہ نہیں کہ تسبیح پکڑ لے بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کام شروع کرتے وقت اس کو اس بات کا دھیان ہو کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ جب اس طرح انسان کامل بن جاتا ہے تو خدا اس کا بن جاتا ہے اور حسبِ وليُّ المومنین اس کو ہر موقعہ پر غموم و ہموم سے بچاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۰)

"یہ بالکل غلط ہے کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے بجبر نہیں پھیلایا بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ، دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈال دیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسّم قرآن اور مجسّم اسلام اور مظہر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوّے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے جنہوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برہان قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۰۷)

روس اور مشرقی یورپ کے ممالک کیلئے وقف عارضی سکیم میں شرکت کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں سوویت یونین اور مشرقی یورپ کے ممالک کے لئے وقف عارضی کی سکیم جاری فرمائی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ایسے افراد جو چند دنوں سے لے کر چند ہفتوں یا مہینوں تک کا وقت نکال سکتے ہوں اور اس مقصد کے لئے اخراجات برداشت کر سکتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت سکیم میں حصہ لیں اور حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر لبیک کہیں۔ اس سکیم میں آپ خود یا اپنے دوستوں یا اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حصہ لے سکتے ہیں اور سال میں کسی بھی وقت خود کو پیش کر سکتے ہیں۔

اس سکیم کا مقصد احمدیت کی اشاعت اور خصوصاً روس میں موجود احمدیوں کو تلاش کرنا ہے جو اس وقت ہمارے علم میں نہیں ہیں۔ یہ ایک انتہائی اہم اور فوری نوعیت کی تحریک ہے۔ اس مقصد کے لئے احباب جماعت کو فوری طور پر آگے آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

سلسلہ کے سارے کارکنان کو لوگوں کیلئے نمونہ بننا چاہیئے

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ہم تبھی زندہ رہیں گے جب نظام جماعت عبادت کا غلام ہوگا۔ پس مَیں نے ان تمام انجمنوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ کے جتنے بھی کارکن ہیں ان کی طرف توجہ کریں۔ ہر انجمن کے سربراہ کا فرض ہے، اسی طرح ہر شعبے کے انچارج کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ مرکزی نمائندگان سلسلہ اپنا حق اس رنگ میں ادا کر رہے ہیں کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ تمام دنیا کی آنکھیں مرکز کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

اور مرکز میں بھی جو سلسلہ کے کارکنان ہیں وہ بڑے نمایاں طور پر لوگوں کی نظر کے سامنے نمونہ کے طور پر ہوتے ہیں۔ اگر یہ لوگ بد عمال کریں تو ہلاکت کا موجب بن سکتے ہیں اور اگر نیک اعمال کریں تو ان کی نیکیاں عام انسانوں کی نیکیوں کے مقابل پر ان کو کئی گنا زیادہ ثواب پہنچا سکتی ہیں۔ چنانچہ میں نے انہیں جو ہدایت دی اس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ توجہ کریں، میں آپ کو چھ مہینے دیتا ہوں بار بار نصیحت کے ذریعے کوشش کریں کہ تمام کارکنان نماز کے فریضے کی ادائیگی سے پیچھے نہ رہیں سوائے اس کے کہ کوئی بیماری کی وجہ سے مجبور ہو۔ اسے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ ٹانگوں کی بیماری ہے یا کمر کی تکلیف ہے یا اسی قسم کی اور کئی تکلیفیں ہو سکتی ہیں کہ انسان دفتر میں تو پہنچ جاتا ہے اور کرسی پر بیٹھ کر اپنے فرائض بھی ادا کر دیتا ہے۔ لیکن باجماعت نماز کی توفیق نہیں پا سکتا۔ اس لئے جہاں تک شرعی مجبوریوں کا تعلق ہے ہم ان میں دخل نہیں دے سکتے۔ لیکن واضح اور یقینی شرعی مجبوریوں کے سوا سلسلے کے سارے کارکنان کو نمازوں میں پیش پیش ہونا چاہیئے اور دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ یکم اپریل ۱۹۸۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۴، اخاء ۱۳۶۹ ہش ۴، اکتوبر ۱۹۹۰ء

غافل انسان

انسان نے اپنی زندگی اسی دنیا میں گذارنی ہے ۔ اپنی ضروریات اسی دنیا کی موجود اشیاء سے پوری کرنی ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں اسے جس قدر بھی تگ و دَو کی ضرورت ہے وہ کرے گا تو جبھی اس کی ضروریات پوری ہونگی ورنہ وہ منہ دیکھتا رہ جائے گا ۔ حسرت سے کف افسوس ملے گا ۔ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی تمام چیزیں اس کے لئے مسخر کر دی ہیں ۔ لیکن یہ چیزیں از خود تو دست بستہ اس کے سامنے حاضر نہیں ہو جاتیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا کے تمام لوگ ایک جیسے ہوتے ۔ سب کے پاس وہ سب کچھ ہوتا جو دوسروں کے پاس ہے ۔ لیکن ایسا نہیں ہے ۔ انسان کو تگ و دَو کرنا لازم ہے ۔ اور اس پر اس کی خوشی اور خوشحالی کا انحصار ہے ۔

لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ اس تگ و دَو میں اس قدر کھو جاتے ہیں کہ ان کے لئے مطمح نظر سوائے مال و اسباب اور دولت اکٹھی کرنے کے اور کچھ ہوتا ہی نہیں ۔ نہ انہیں خدا یاد آتا ہے نہ مخلوق خدا ۔ ان کے سامنے صرف اور صرف وہ خود ہیں اور انکی ضروریات ۔ اور یہ ضروریات بھی پاؤں پھیلائے ہوئے اتنی وسیع ہو جاتی ہیں کہ وہ ضروریات کے زمرہ ہی سے باہر نکل جاتی ہیں ۔

ایسے لوگوں کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

"افسوس کا مقام ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے ۔ لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں کہ گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں ۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے ۔ لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی"

اوّل تو لازم ہے کہ انسان صرف اور صرف اپنی ضروریات ہی کے لئے تگ و دَو کرے اور دوم یہ کہ اگر وہ ہر کام خدا کے لئے کرے اور مخلوق خدا کا بھی خیال رکھے تو اس کی یہ دنیا بھی سنور جائے گی اور اگلی دنیا بھی ۔

وفاداریاں اپنی تبدیل کر کے
کبھی اِن کے ساتھ اور کبھی اُن کے ساتھ
ضمیر اور منشور کیا چیز ہیں
آپ کیوں بک رہے ہیں امیروں کے ہاتھ

ابو الاقبال

شہیدِ ستم درد کا درماں ہوگا
چارہ گر دل میں پشیماں ہوگا

ضد جو بنیاد ہوئی فتویٰ کی
کفر ہم پلّۂ ایماں ہوگا

مَیں نے کی رات کے دربار میں بات
اب اندھیرا بھی فروزاں ہوگا

تم ہر اک گام بجھاتے ہو دئے
میرا ہر گام چراغاں ہوگا

مَیں ہوں مستقبلِ روشن کی نوید
تیرا ماضی ہی درخشاں ہوگا

مَیں تو ہر دوست کا مہماں ہوں، دوست!
کیا کبھی تُو مرا مہماں ہوگا؟

اس قدر ظلم کروں گا برداشت
ظلم خود ظلم پہ حیراں ہوگا

رُوٹھنے والوں کو سمجھائے کوئی
مان جائیں تو یہ احساں ہوگا

چھوڑ آیا ہوں بہت دُور اُنہیں
کیسے تسکین کا ساماں ہوگا

بات جو ان کو کھٹکتی ہے نسیم
وہ یقیناً مرا ارماں ہوگا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

فرماتا ہے۔

اگر وہ تمہاری چھوٹی چھوٹی قربانیوں کا محتاج ہوتا تو زمین کی ہر چیز جو اسکے قبضے میں تھی وہ تمہاری خدمت میں کیوں لگا دیتا اس نے تو جو کچھ پیدا کیا ہے۔ تمہارے فائدہ اور بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ تم اسکی ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر ترقی کر سکو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ زمانے کی سائنس قرآن کریم کی اس بیان کردہ صداقت کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کرتی چلی جارہی ہے اور ہزاروں اشیاء جنکو پہلے بالکل بیکار سمجھا جاتا تھا۔ ان کے عجیب در عجیب خواص معلوم ہو رہے ہیں۔ سم الفار۔ بیش اور کچلہ نے ہزاروں انسانوں کو ہلاک کیا مگر اب وہی سم الفار۔ بیش اور کچلہ کروڑوں انسانوں کی زندگی کا موجب بن رہے ہیں۔ اسی طرح سانپ کے ڈسنے سے بے شک ہزاروں اموات ہوتی ہیں مگر اسی سانپ کے زہر کو کئی قسم کے خطرناک امراض میں استعمال کر کے اسکے تریاقی فوائد حاصل کئے جارہے ہیں اور لاکھوں انسان اسی سے نئی زندگی حاصل کر رہے ہیں۔ پاخانہ بظاہر کتنی گندی اور بظاہر بے کار نظر آنے والی چیز ہے مگر یہی چیز کھاد بن کر بنی نوع انسان کو کتنا بڑا فائدہ پہنچاتی ہے۔ غرض کوئی چیز ایسی نہیں جو اپنے اندر افادیت کا پہلو نہ رکھتی ہو اور جسکی پیدائش بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ کی گئی ہو۔ پہاڑوں کو ہی دیکھ لو یہ بنی نوع انسان کو کتنا بڑا فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ جب موسم گرما کی تپش سے انسانی بدن جھلسنے لگتا ہے تو پہاڑوں کی بلندی پر پہنچ کر وہ نہایت آرام اور سکون کی زندگی بسر کرنے لگتا ہے اور آفتاب کی حدت سے امن میں آجاتا ہے۔ پھر انہی پہاڑوں سے سونا، چاندی اور ابرق اور کروم اور دوسری کئی قسم کی قیمتی دھاتیں حاصل کی جاتی ہیں۔ نمک جس پر انسانی زندگی کا انحصار ہے انہی پہاڑوں سے پیدا ہوتا ہے پھر کئی قسم کی جڑی بوٹیاں ہیں جو وہاں پائی جاتی ہیں اور جن سے انسان طبعی رنگ میں بھی فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور تجارتی رنگ میں بھی۔ اسی طرح دریاؤں اور نہروں سے تمام ملک سیراب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی فصلیں ترقی کرتی ہیں اور باغات سرسبز و شاداب ہوتے ہیں۔ درختوں کو لے لو تو وہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ اور ان کی عمارتی ضروریات کو بھی پورا کر رہے ہیں اور جلانے والی لکڑی اور کوئلے کی صورت میں بھی ساری دنیا کے کام آرہے ہیں۔ غرض دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے فائدے کے لئے نہ پیدا کی ہو اور اگر کسی چیز کا فائدہ ابھی تک لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکا۔ تو یہ صرف انسانی علم کی کوتاہی کا نتیجہ ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے کرۂ ارض کی تمام اشیاء انسانوں کی خدمت کے لئے پیدا کی ہیں۔ اس نے پہاڑوں اور انکی برفوں اور ان کے درختوں اور ان کے پھلوں اور انکی بوٹیوں اور ان کے اندر چھپی ہوئی کوئلہ کی کانوں سیسہ کی کانوں تانبہ کی کانوں اور ہیرے اور جواہرات کی کانوں کو بھی انسانی فائدے کے لئے پیدا کیا ہے اور اس نے زمین کے صحراؤں میں رہنے والے جانوروں اور پانی کے پاتال میں رہنے والی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں کو بھی انسانی فائدے کے لئے پیدا کیا ہے۔ غرض ہر چیز خواہ وہ زمین کے اندر سے نکالی جانے والی ہو یا جنگل میں اگنے والی ہو یا دریاؤں کے نیچے سے مہیا ہونیوالی ہو یا پہاڑوں سے حاصل کی جانیوالی ہو۔ صرف انسان کی خدمت کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ مگر افسوس کہ وہی انسان جسکی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان تمام اشیاء کو پیدا کیا تھا کبھی ایسا بے وقوف بن جاتا ہے۔ کہ پتھر کے بے جان بتوں کے آگے اپنا سر جھکا دیتا ہے کبھی ستاروں کو ہر قسم کی برکت اور نحوست کا موجب قرار دے دیتا ہے اور کبھی سورج اور چاند کی پرستش کرنے لگتا ہے اور وہ خدا جس نے ان چیزوں کو ایک خدمتگار کے طور پر پیدا کیا تھا۔ اس سے غافل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جب وہ ان کے سامنے اپنا ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوتا ہے یا ان سے منتیں کر رہا ہوتا ہے تو یہ ایسی ہی بات ہوتی ہے جیسے اپنے غلام کی منتیں کر رہا ہو۔ یا افسر اپنے چپڑاسی سے ڈر رہا ہو۔ اگر دنیا میں کہیں ایسا نظارہ نظر آئے تو ہر شخص ایسے افسر کو پاگل قرار دے گا۔ مگر مذہبی دنیا میں ایسے ہزار ہا پاگل پائے جاتے ہیں جو اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے بھی ان چیزوں کو خدائی طاقتوں سے متصف قرار دے بیٹھے ہیں اور اس طرح اپنی انسانیت کی شرمناک تذلیل کے مرتکب ہوتے ہیں۔

فرماتا ہے۔

ہر مذہب والوں کے لئے کوئی نہ کوئی دین چاہیئے۔ پس تیرے دین کے متعلق تیرے دشمنوں کے پاس جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ان کو تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ تیرا دین اپنے رب کی طرف بلاتا ہے یا نہیں اور لوگوں کو صراط مستقیم دکھاتا ہے یا نہیں اگر وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اور صاف طور پر کہتا ہے کہ اے لوگو تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ اسی کی فرمانبرداری کرو۔ اور وہ انہیں صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے۔ جیسا کہ ہر نماز میں بلکہ نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا تو پھر ان کی دشمنی محض ان کی کینہ توزی پر دلالت کرتی ہے ورنہ جو شخص خدائے واحد کی طرف بلائے۔ اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرے اس سے جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اس سے جھگڑا اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے وجود کا ہی انکار کیا جائے یا یہ ثابت کیا جائے کہ صراط مستقیم کے بغیر بھی انسان اپنے مقصود کو حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی ہستی تسلیم کئے بغیر کوئی دین دین ہی نہیں کہلا سکتا اور صراط مستقیم پر چلنے کے بغیر کسی کامیابی کا حصول ہی ممکن نہیں تو دشمنوں کی لڑائی یہ تو ثابت کر سکتی ہے کہ ان کے دل بغض وحسد کی آگ سے جل رہے ہیں مگر یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ وہ کسی معقولیت کی بنا پر لڑائی کر رہے ہیں۔"

انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔

مکرم مولانا بشیر احمد صاحب رفیق کا مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے نام ایک مکتوب۔ ادارہ

۹۰/۹/۱۵ مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب

حضرت سید عبداللطیف صاحب کی تصویر کے بارہ میں میں نے اپنے خیالات کا اظہار ایک مضمون میں کیا تھا۔ جس کے جواب میں آپ کا مدلل مضمون الفضل میں شائع ہو گیا تھا۔ میں اس مسئلہ میں پریشان تھا اور دعا کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس مسئلہ کو یوں حل فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سید عبداللطیف صاحب کی نعش مبارک ایک کمرہ میں چارپائی پر رکھی ہوئی ہے۔ آپ نے سفید براق کفن پہنا ہوا ہے۔ آپ کے سر کے بال اور داڑھی کے بال بالکل سفید ہیں اور چاندی کی طرح چمک رہے ہیں۔ سر کے بال کسی قدر لمبے ہیں اور سرہانے سے لٹک رہے ہیں۔ آپ کا چہرہ مبارک بعینہ میرے نانا حضرت مولوی محمد الیاس خان سے مشابہ ہے آپ کے جسم پر دو گولیوں کے نشانات ہیں۔ خواب میں میں حیران ہوتا ہوں کہ انہیں تو سنگسار کیا گیا تھا۔ یہ گولیوں کے نشانات کہاں سے آگئے۔ میرے ہمراہ اسی کمرہ میں دو دوست چوہدری منصور احمد صاحب اور چوہدری اعجاز احمد صاحب بھی ہیں۔

خاکسار نے جب اپنے اس خواب کا ذکر حضور سے کیا تو حضور نے آپ کے جسم میں دو گولیوں کے پیوست ہونے کی یہ تعبیر فرمائی کہ اس سے مراد آپ کے بعد۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والے دو احمدی ہیں یعنی قاری نور علی صاحب اور ملا عبدالحلیم صاحب۔

خواب سے میرے ذہن میں تصویر کا مسئلہ تو صاف ہو گیا اور یہ یقین ہو گیا کہ اللہ کی راہ میں جان دینے کے وقت آپ کے بال سفید تھے اور مجھے یہ بھی یقین ہو گیا۔ کہ جو تصاویر آپ نے تاریخ احمدیت میں شائع کی ہیں وہ صحیح ہیں۔ میری کتاب "شیخ عجم" جلد طباعت کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ میری خواہش ہے کہ تصویر کے بارہ میں آپ کی تحقیق جو الفضل میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں درج کروں اس کے لئے آپ کی اجازت درکار ہے۔ اگر اس میں کچھ ردوبدل کرنا چاہیں تو وہ بھی فرما دیں اور اصل مضمون براہ کرم مجھے بھجوا دیں۔ یہ باب آپ کے نام سے ہی شائع ہو گا۔

خاکسار بشیر احمد رفیق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

خلیج کی جنگ کا اثر

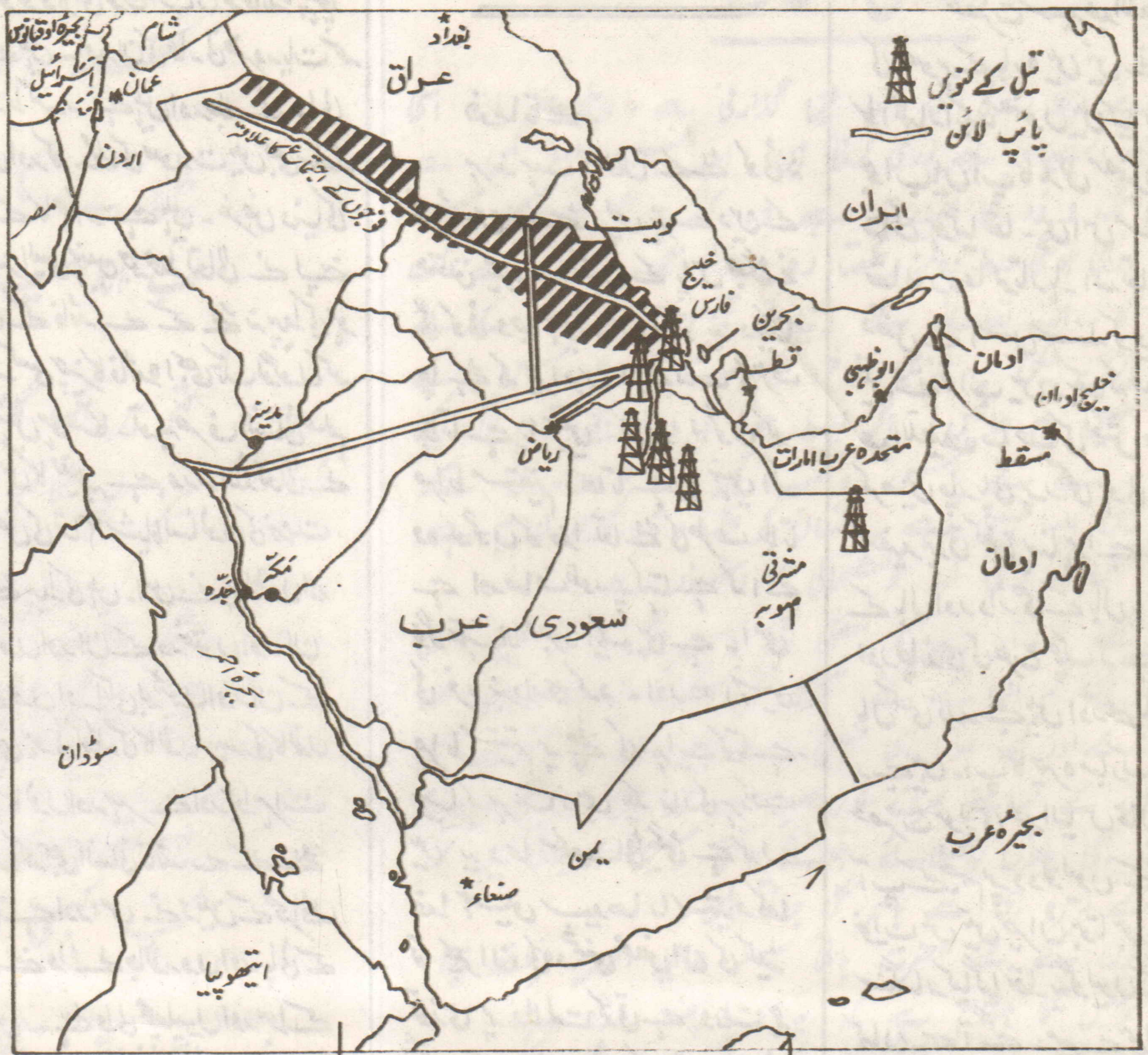

عالمی مالیاتی فنڈ کے مینجنگ ڈائرکٹر مچل کیمپیفز (CAMPEFFUS) نے گذشتہ روز صحافیوں کو بتایا کہ خلیج کے تنازعے کے نتیجے میں جو ملک متاثر ہوئے ہیں انہیں جس قدر امداد کی ضرورت ہے اس کے مہیا کئے جانے میں تو کچھ وقت لگے گا۔ لیکن فی الحال یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ انہیں کسی نہ کسی حد تک امداد پہنچائی جائے تاکہ وہ اس بوجھ کو بہت زیادہ محسوس نہ کریں اور یہ امداد بھی صحیح معنوں میں آئندہ سال کے اوائل میں فراہم کی جا سکے گی۔ اس امداد کے لئے عالمی مالیاتی فنڈ کی پالیسی بنانے والی درمیانے عرصے کی کمیٹی نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ عارضی امداد دی جائے۔ لیکن مینجنگ ڈائرکٹر نے یہ بھی کہا کہ ہم جو امداد دیں گے اس کے متعلق یہ بات خاص طور پر دیکھی جائے گی کہ کہیں وہ ضائع تو نہیں کی جائے گی۔ وہ صرف ایسے ممالک اور ایسی پراجیکٹ کے لئے دی جائے گی جو نہایت غور و فکر کے بعد اس امداد کو خرچ کرنے کا فیصلہ کریں گے اس امداد کے لئے جو دراصل بحران سے نپٹنے کا ایک طریق ہے۔ اس درمیانی عرصے کی کمیٹی نے تین نکات سامنے رکھے ہیں۔ ایک تو یہ کہ رقوم کی ادائیگی کو زیادہ لچک دار بنایا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ کہاں ایسی امداد دی جا سکتی ہے جہاں اس کے فوائد جلد حاصل کئے جا سکیں۔ دوسرا نکتہ جو زیر غور لایا جائے گا یہ ہے کہ قرض کے طور پر رقوم حاصل کی جا سکنے کے بھی انتظامات ہوں گے تاکہ قرض اور مدد دونوں مل کر خاص حد تک مفید ہو سکیں۔ اس کمیٹی کا سٹاف اس بات کا بھی جائزہ لے گا کہ کیا تمام رقوم کو اکٹھا کر کے یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ سود کی رقم کی آسانیوں سے بعض ملکوں کو فائدہ پہنچایا جا سکے۔ مینجنگ ڈائرکٹر کا کہنا ہے کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک مکمل طور پر ضروریات کے لئے رقوم مہیا نہیں کی جا سکتیں ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے اور کچھ نہ کچھ اس سلسلے میں کر لینا چاہیئے اگرچہ تفصیلات پر تو پوری طرح غور نہیں کیا جا سکا لیکن درمیانے وقفے کی کمیٹی نے اس پر عمل کرنے کی سبز بتی دکھا دی ہے اس کمیٹی کے زیر غور سب سے پہلی یہ بات تھی کہ خلیج کے بحران کی وجہ سے جو اقتصادی دھچکے لگے ہیں ان کا فوری علاج ہونا چاہیئے دوسری بات جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ متاثرہ ممالک سے معاہدے کر کے بڑی بڑی رقوم بھی دی جا سکتی ہیں۔ اگرچہ ان کی مقدار عالمی مالیاتی فنڈ کے کسی ملک کے کوٹے کا ۱۱۰ فی صد ہوگا۔ موجودہ وقت میں انہیں صرف ۵۰ فی صد رقم دی جا رہی ہے۔ تیسرا نکتہ جو اس سلسلے میں زیر غور آیا وہ خاصا بحث طلب ثابت ہوا اور یہ بات بھی سامنے آئی کہ اس پر عمل در آمد کے لئے خلیج کے تیل پیدا کرنے والے ملکوں خاص طور پر سعودی عرب کو اس سلسلے میں خاصی رقوم ادا کرنی پڑیں گی۔ ان رقوم کا زیادہ تر استعمال سود کی ادائیگی کے سلسلے میں کیا جائے گا مینجنگ ڈائرکٹر نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت سود کی اوسط ۹٫۲ اور ۹٫۴ فی صد ہے۔ اگرچہ انہوں نے یہ بات نہیں بتائی کہ اس سود کی شرح کو کس حد تک کم کیا جا سکے گا۔ کمیٹی کے بعض ممبران کا یہ اندازہ ہے کہ اس سطح کو یہ سے ۵ فی صد تک لایا جا سکتا ہے مینجنگ ڈائرکٹر نے یہ بھی کہا کہ ہم یہ رقوم دے کر ممالک کے لئے مسئلے پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ ہماری خواہش تو یہ ہے کہ ان کے مسائل کے حل دریافت کئے جائیں حقیقت یہ ہے کہ اب ملک ایک دوسرے پر اتنا انحصار کرنے لگے ہیں خاص طور پر قرضوں کے سلسلے میں یا امدادی رقوم حاصل کرنے کے لئے کہ جب بھی کسی ملک کو قرضے ملنے بند ہو جائیں یا امدادی رقوم نہ ملیں تو اس ملک میں ایک مالیاتی بحران پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سسٹم کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ غریب ممالک جو اپنی مدد آپ نہیں کر سکتے یا سمجھتے ہیں کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ انہیں اپنے کام چلانے کے لئے رقوم مل جاتی ہیں لیکن سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ رقوم ملنی بند ہو جائیں تو بحران پیدا ہو جاتا ہے اور عام حالات میں بھی یہ ممالک اپنے آپ کو دوسروں کے دست نگر سمجھتے ہیں۔ اسی لئے جب بھی کسی ملک میں کوئی خاص بڑا واقعہ ہوتا ہے تو لوگ بعض دوسرے ممالک کی طرف انگلی اٹھانے لگتے ہیں کہ فلاں ملک نے ایسا کروا دیا ہے گویا کہ قرض اور امداد دینے والے ممالک دیگر چھوٹے ممالک کی سیاست پر بھی اس قدر حاوی ہو جاتے ہیں کہ گویا وہ خود ان ممالک کی حکومت چلا رہے ہیں کس کو سربراہ بنانا ہے اور کس کی سربراہی کو ختم کرنا ہے اسے تو وہ شائد اپنا پیدائشی حق جانتے ہیں۔

پیشہ وارانہ ذمہ داریاں

دو نوجوان طالب علم میٹرک پاس کرنے کے بعد ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ تم کیا بنو گے۔ ایک نے کہا ڈاکٹر، دوسرے نے کہا وکیل، جس نے کہا کہ وہ ڈاکٹر بنے گا۔ وہ کہنے لگا کہ ڈاکٹری تو ایک ایسا پیشہ ہے کہ انسانیت کی خدمت کے قابل بنا دیتا ہے۔ وکالت بھلا کس کام کی جس کا ارادہ وکیل بننے کا تھا وہ کہنے لگا کہ اس بات سے تو انکار نہیں کہ ڈاکٹری انسانیت کی خدمت کرنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے لیکن یہ بتاؤ، کہ اگر ڈاکٹر کسی مقدمے میں ملوث ہو جائے اور اسے دس سال قید کی سزا سنا دی جائے تو وہ ان دس سالوں میں کس طرح انسانیت کی خدمت کرے گا۔ ڈاکٹر بننے والا نوجوان طالب علم کہنے لگا کہ یہ بتاؤ کہ وکالت کس کام کی اگر وکیل بیمار ہو جائے اور ڈاکٹر میسر نہ ہو تو اسکی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ دونوں اسی بات پر آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ ایک تیسرا نوجوان طالب علم آیا اور کہنے لگا کہ بات یہ ہے کہ پیشے تو دونوں مفید ہیں لیکن ان دونوں میں سے کوئی شخص صحیح طور پر خدمت ادا نہ کرے تو اس کا کیا کیا جائے۔ ڈاکٹر بننے والا طالب علم کہنے لگا کہ اس کی غفلت پر سزا ہو سکتی ہے تیسری دنیا کے لوگوں کا تو مجھے علم نہیں لیکن میں نے سنا ہے اور اپنے والد سے سنا ہے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر محبوب عالم خالد ۔ ناظر مال آمد

یہ مشاعرے ۔ دورِ انحطاط کی یادگار

ہندوستان میں مسلمانوں کی سلطنت کے زوال کے اسباب میں سے ایک اہم سبب یہ تھا کہ شعر و شاعری اور عیش و عشرت کی محفلوں نے انہیں ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت نہ دی ۔ وہ دن رات جسمانی اور ذہنی عیاشی میں منہمک رہتے مصائب و آلام میں گرفتار ہوتے ۔ تو مے نوشی اور شعلہ آشامی ذہن سے ان کی تلخ یاد کو محو کر دیتی ۔ تلخیٔ دوراں کا ہمت و مردانگی سے مقابلہ کرنے کی بجائے وہ محافل رقص و سرود میں جو ہمہ تن مصروف ہو کر اثراتِ رنج و غم کو دور کرنے کی سعی کرتے ۔ شب و روز مشاعروں اور رقص و سرور کا اہتمام حالات سے گریز کا بہترین ذریعہ اور فراغتِ ذہنی کا بہترین سامان سمجھا جاتا ۔ ان کی مثال اس کبوتر کی سی تھی جو بلی سے دو چار ہوتے ہی آنکھیں بند کر لیتا اور سمجھ لیتا ہے کہ خطرہ ٹل گیا ۔ اس محویت و مدہوشی کے عالم میں غم و اندوہ کے ہجوم کے احساس سے وہ عاری ہو جاتے مگر کیا مشاعروں کی یہ ہاؤ ہو اور محافل عیش و سرود حقیقتاً ان کی مشکلات کو کم کرنے کا باعث ہوتیں ؟ تاریخ شاہد ہے کہ انہیں اس کی بدولت اقتدار سے ہاتھ دھونا پڑے ۔ قومی عظمت کو خیر باد کہنا پڑا اور باعزت زندگی کی بجائے ذلت کی زندگی بسر کرنا پڑی ۔ لیکن اگر وہ خواب غفلت سے بیدار ہوتے ۔ منتشر قوٰی کو مجتمع کرتے اپنی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے اور اپنی عظمت کو بچانے کی فکر کرتے تو وہ یوں ذلیل و خوار نہ ہوتے ۔ ان کی شوکت یوں زائل نہ ہو جاتی اور سلطنت یوں ختم نہ ہو جاتی ۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن بشری کمزوری کی وجہ سے ایک بار تو دھوکہ کھا سکتا ہے مگر اس کی فراست اس قدر تیز ہوتی ہے کہ دوسری بار سے دھوکہ دینا ناممکن ہے

آج جبکہ پاکستان میں مسلمانوں کو پھر سے خود اختیاری کے حقوق ملے ہیں اور انہیں آزادی کی فضا میں سانس لینا نصیب ہوا ہے ۔ اس آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے انہیں گذشتہ تاریخ کا گہرا مطالعہ کرنا اور ماضی و حال کا جائزہ لینا چاہیئے تھا ۔ انہیں ان امور پر غور کرنا چاہیئے تھا جو کبھی مسلمانوں سے آزادی جیسی عظیم نعمت چھین لینے کا سبب بنے اور ان سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ان باتوں سے کلیتہً اجتناب کرنا چاہیئے تھا جو مسلمانوں کو عظمت سے محروم کر دینے کی باعث ہوئیں ۔ کیونکہ قومی آزادی اس قدر جلیل القدر نعمت ہے کہ اس کے تحفظ کی خاطر ایک سمجھدار قوم کے افراد سب کچھ کر گزرنے پر آمادہ اور ہر قربانی پر تیار ہو جاتے ہیں ۔

آج ہم گوناگوں مشکلات سے دوچار ہیں ۔ دشمن تاک میں ہے کہ موقعہ ملے تو اس نوزائیدہ مملکت کو حیلے بہانے سے ختم کر دے ۔ ہماری حالت بتیس دانتوں میں زبان کی سی ہے ۔ آزادی حاصل کرنا اس قدر دشوار نہیں ہوتا جس قدر اسے برقرار رکھنا لاکھوں انسانوں کی قربانی کے بعد ہم جس آزادی کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اسے برقرار رکھنے کے لئے ہمیں بیحد مشکلات کا سامنا ہے ان سے محفوظ رہنے کے لئے ہمیں بیحد کام کرنا ہے ۔ سیاسی ۔ اقتصادی، صنعتی اور تعمیری ۔ تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے ہمیں بہت کچھ کرنا ہے ۔ اس کے لئے ہر فردِ مملکت کی پوری توجہ درکار ہے ۔ ایسے پُرخطر لمحات میں وہ امور جو اصل مقصود سے توجہ ہٹانے کے باعث ہوں قوم اور ملک کے لئے مہلک ثابت ہوا کرتے ہیں ۔ جفاکش قومیں ایک لمحہ کے لئے بھی مقصدِ عظیم کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتیں وہ چین نہیں لیتیں جب تک کہ مشکلات پر عبور حاصل نہ کر لیں ۔ مقصد حاصل کئے بغیر ایک لمحہ کیلئے بھی ان کے ذہن میں عیش و عشرت کا خیال نہیں آتا ۔

مگر بدقسمتی سے مغربی پاکستان میں ان دنوں مشاعرے بیحد ہر دلعزیز ہو رہے ہیں جو غیر صحت مندانہ رجحانات کے حامل ہیں ۔ آج پاکستان کے دفاع کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے ایک مشاعرہ منعقد کیا جا رہا ہے تو کل ریڈ کراس کے لئے آج اس کالج میں مشاعرے کا اہتمام ہے تو کل اس میں ۔ آج اس مدرسہ کو مشاعرے کی فکر ہے تو کل اس مدرسہ کو ۔ ہماری علمی و ادبی محفلیں سونی رہتی ہیں ۔ اگر ان میں کسی مشاعرے کا اہتمام نہ ہو ۔ ہمارے تعلیمی ادارے بے حس سمجھے جاتے ہیں ۔ اگر ان کے ارباب حل و عقد کسی مشاعرے کا انتظام نہ کر سکیں ۔ اس ذہنی و دماغی عیاشی سے استلذاذ کی ہمیں اس قدر چاٹ پڑ چکی ہے کہ قومی و معاشرتی مسائل جن سے ہم دوچار ہیں نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں ۔ وطن و ملت کے لئے ہماری ذہنی و دماغی کاوش میں اضمحلال کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں ۔ ہم سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں مگر مشاعروں کا فقدان گوارا نہیں کر سکتے ۔ اس میں شک نہیں کہ شعر زبان کی ترقی کا کارآمد ذریعہ ہے اس سے کئی ایک اور فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں ۔ اسی لئے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین میں سے بعض بھی قومی غیرت و حمیت کو ابھارنے اور حق و صداقت کی تائید کرنے والے اشعار کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ۔ لیکن ہر چیز کے جائز استعمال کے لئے ایک حد معیّن ہوتی ہے جس سے تجاوز بسا اوقات قومی فلاکت کا باعث ہو جاتا ہے ۔ اگر ہم قوم میں غیرت و حمیت کے جذبات پیدا کرنے کیلئے اسے مسائل ملکی کی طرف متوجہ کرنے کیلئے ایک حد تک اس ذریعہ سے بھی کام لیں تو یہ چیز ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہو گی ۔ لیکن حد اعتدال سے تجاوز قوم کے لئے باعثِ زحمت بن سکتا ہے ۔ آج ہمارے ہاں مشاعروں کی کچھ اس قدر بہتات ہے کہ سنجیدہ طبقہ اس پر صدائے احتجاج بلند کرنے پر مجبور ہو گیا ہے ۔ چنانچہ گورنمنٹ کالج فار ویمن راولپنڈی کی چند ایک طالبات نے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مدیر کے نام ایک مراسلہ میں جو یکم دسمبر کی اشاعت میں شائع ہوا ہے لکھا ہے کہ :-

" ہم گورنمنٹ کالج فار ویمن راولپنڈی کی طالبات کالج میں مشاعروں اور اسی قسم کی دیگر تقریبات کی بہتات اور کثرت سے بیحد مضطرب ہیں جن کا انعقاد پبلک کی توجہ منعطف کرنے کے لئے اکثر کیا جاتا ہے اور جو طالبات کے بیحد بیش قیمت وقت کے ضیاع کا باعث ہوتی ہیں ۔ ان میں آنے والے مہمانوں کی ضیافت طبع کی نسبت طالبات کا نقصان زیادہ ہوتا ہے ۔ ایک سرکاری ادارہ ہونے کی وجہ سے کالج سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس قسم کے قبائح سے مکمل طور پر مبرّا ہو حال ہی میں ہمارے کالج میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی اس میں دور و نزدیک سے شاعرات کو مدعو کیا گیا تھا ۔ مشاعرہ کے اہتمام میں کئی ہفتے ضائع کرنا پڑے ۔ طالبات کو مجبور کیا گیا کہ اس کے اخراجات برداشت کریں ۔ شہر بھر میں بیحد پراپیگنڈہ کیا گیا ۔ اس طرح اس بزم مشاعرہ میں عشقیہ اشعار کہنے اور سننے میں ہمارا بیحد قیمتی وقت ضائع ہوا ۔ جو مطالعہ میں صرف ہونا چاہیئے تھا ۔ طالبات اس قسم کی تقریبات کی وجہ سے پہلے ہی بیحد نقصان برداشت کر چکی ہیں ۔ اس کا امکان آئندہ بھی ہے اس لئے ہم ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشنز اور ڈپٹی ڈائریکٹر اصحاب کی توجہ اس قباحت کی طرف منعطف کرانے پر مجبور ہوئی ہیں ۔ تا وہ کالج کے افسران کو روکیں اور انہیں ہدایت دیں کہ اس طریق پر ہمارا وقت ضائع کرنے کی بجائے اصل کام کی طرف متوجہ ہوں ۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء)

اس مراسلہ سے متاثر ہو کر " سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مدیر محترم نے اسی اشاعت میں ایک اداریہ میں لکھا :-

" ان بے شمار قباحتوں میں سے جن کی بھارت سے ہجرت کے نتیجہ میں مغربی پاکستان میں کثرت سے مشاعروں کا جنون ہے جس میں خطرناک سرعت سے اضافہ ہو رہا ہے ۔ کوئی تقریب خواہ پبلک ہو یا نجی ۔ سرکاری ہو یا غیر سرکاری ادھوری اور ناقص تصور کی جاتی ہے ۔ جب تک کہ اس میں مشاعرہ کے ذریعہ ذہنی تعیش کا سامان بہم نہ پہنچایا جائے سائنس کانگرس اور فوجی مظاہرات جن میں سنجیدگی متانت اور انتہائی نظم و ضبط کی بیحد ضرورت ہوتی ہے ۔ میں بھی اس رجحان کا وجود اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ زہر بیحد سرایت کر چکا ہے ایک حد تک اس ذہنی عیاشی کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔ لیکن اس میں اس قدر انہماک اور اس کی اس قدر بہتات اور کثرت ہمارے اخلاق کے لئے تباہ کن اور صلاحیتوں کے لئے مہلک ہے جو قومی حیات کی اصل الاصول ہیں ۔ اس امر کا مطالعہ بیحد دلچسپ ہو گا کہ حکومت مغلیہ کے زوال و انحطاط میں کس حد تک حالات و مسائل حاضرہ سے عدم توجہی کا دخل تھا جو اس قسم کی شعر و شاعری کی محفلوں کا لازمی نتیجہ تھی اقبال نے جو خود شاعر کہلانا بھی پسند نہ کرتے تھے کہا ہے :-

شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

اقبال کے نزدیک قوموں کے زوال و انحطاط کا بڑا باعث یہ امر ہوتا ہے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کام لینے کے نتیجہ میں ترقی کے معراج پر چڑھنے کے بعد کوئی قوم عیش و عشرت میں منہمک ہو جائے ۔ مشاعروں کی اس بہتات سے جو ہر شعبۂ

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ خورشید احمد

محترم میاں کریم بخش صاحب پہلوان

لمبا قد ۔ متوازن جسم ۔ سرخ و سفید چہرہ پر سفید گھنی ڈاڑھی اور سر پہ سفید پگڑی ۔

یہ تھے لاہور شہر کی قدیم گنجان آبادی میں رہنے والے حضرت میاں کریم بخش صاحب پہلوان ۔ انہیں اور ان کے چھوٹے بھائی حضرت بابو غلام محمد صاحب ریٹائرڈ فورمین محکمہ ریلوے کو حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا ۔ یہ کب اور کیسے احمدی ہوئے مجھے اس کا علم نہیں (ممکن ہے تاریخ جماعت احمدیہ لاہور مصنفہ محترم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگر مل) میں اس کی تفصیل موجود ہو) بہر حال یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوتی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی قوت قدسی کے زیر اثر کس طرح دور و نزدیک سے ہر طبقہ اور ہر حیثیت کی سعید الفطرت روحیں ان کی طرف کھنچی چلی آتی تھیں ۔ پہلوانوں کے طبقہ کا بظاہر علم دین اور تحقیقی جستجو سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا ۔ مگر اسی طبقہ میں سے کئی سعید الفطرت اصحاب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ۔ حضرت میاں کریم بخش صاحب اور حضرت میاں معراج دین صاحب آف بھاٹی دروازہ لاہور بھی انہیں میں شامل تھے ۔ حضرت میاں معراج دین صاحب پہلوان (برادر اکبر حکیم سراج الدین صاحب آف بھاٹی دروازہ لاہور) کے متعلق تو میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ وہ نہایت گہرا علم دین رکھتے تھے ۔ ہر طبقہ اور ہر مکتب فکر کے لوگ ان سے تبادلہ خیال کرتے تھے اور وہ بڑی کامیابی کے ساتھ ان پر احمدی نقطہ نگاہ کو واضح کر دیتے تھے اور ہر اعتراض کا تسلی بخش جواب دیا کرتے تھے ۔ احمدی ہونے کے بعد یہی ان کا دن رات کا محبوب شغل تھا ۔ ان کا ذکر تو ضمناً آ گیا اس وقت حضرت میاں کریم بخش صاحب پہلوان کا کچھ ذکر خیر اور ان کی زندگی کا ایک خاص واقعہ بیان کرنا مقصود ہے ۔

حضرت میاں کریم بخش صاحب بہت کم گو تھے مگر ان کی شخصیت ایسی تھی کہ جو بھی انہیں دیکھتا ان سے ضرور متاثر ہوتا تھا ۔ انگریزوں کے زمانہ میں برصغیر کے اکثر پہلوان راجوں مہاراجوں کے درباروں سے وابستہ ہوا کرتے تھے جہاں ان کی رہائش اور غذا کا خاص اہتمام ہوتا تھا اور کشتی کے مقابلہ میں کامیاب ہونے پر انہیں بہت انعام و اکرام ملتا تھا ۔ چنانچہ حضرت میاں کریم بخش صاحب بھی نوجوانی کے زمانہ میں لمبا عرصہ تک ریاست اندور (جنوبی ہند) کے دربار سے وابستہ رہے ۔ وہیں کی ایک نیک سیرت عورت سے ان کی شادی ہو گئی جن کا نام عائشہ بیگم تھا ۔ یہ خاتون بعد میں ایسی مخلص اور فدائی احمدی ثابت ہوئی کہ ان کا اوڑھنا بچھونا ہی سلسلہ کی خدمت تھی وہ لاہور کی احمدی خواتین میں اماں پہلوانی کے نام سے معروف تھیں ۔

تاریخ لجنہ اماء اللہ (جلد اول و دوم) سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لجنہ اماء اللہ کے قیام سے بھی پہلے جماعت کی مالی تحریکات کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے ۔

حضرت میاں کریم بخش صاحب کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی ۔ جب ان کی اہلیہ صاحبہ وفات پا گئیں تو وہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت بابو غلام محمد صاحب کے ہاں ہی رہنے لگے ۔ اور بقیہ عمر وہیں گذاری ۔

اس وقت ان کے متعلق جو واقعہ بیان کرنا مقصود ہے وہ ان کے بھتیجے مکرم غلام محمد صاحب ثالث نے (جو اب وفات پا چکے ہیں) مجھے سنایا تھا ۔ مکرم غلام محمد صاحب ثالث نے مجھے بتایا کہ :۔

حضرت میاں کریم بخش صاحب آخری عمر تک جبکہ ان کی عمر اسی سال سے تجاوز کر چکی تھی ۔ صبح کے وقت اکھاڑے میں جا کر ورزش کیا کرتے تھے ۔ ایک دن وہ دیر تک اکھاڑے سے واپس نہ آئے ہمیں فکر ہوئی اتنے میں ایک شخص نے آکر اطلاع دی کہ وہ تو اکھاڑے میں ورزش کرتے ہوئے اچانک وفات پا گئے ہیں ۔ میں اپنے چند عزیزوں کے ہمراہ فوراً وہاں پہنچا ۔ دیکھا کہ جم غفیر وہاں جمع ہے اور پہلوان صاحب کو ایک چارپائی پر لٹا رکھا ہے جب میں وہاں پہنچا تو ایک شخص نے مجھے بتایا کہ وفات سے پہلے پہلوان صاحب نے "قادیانیت" سے منحرف ہو جانے کا اظہار کر دیا تھا ۔ لہذا اب ہم ان کا جنازہ آپ کو نہیں دے سکتے ۔ ایک دو اور آدمیوں نے بھی میرے سامنے قسمیں کھا کھا کر اس بیان کی تائید کر دی ۔

مکرم ثالث صاحب نے بتایا کہ میں ان کے اس بیان پر بہت حیران ہوا ۔ مجھے کامل یقین تھا کہ ان کا یہ بیان سراسر خلاف واقعہ ہے مگر اتنے ہجوم میں میں بے کسی کے عالم میں تھا اور سوائے دعا کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا تھا ۔ لوگ ان کا چہرہ دیکھ رہے تھے اور چہ میگوئیاں کر رہے تھے ۔ اتنے میں خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اچانک ان کا سانس جاری ہو گیا ۔ نبض بھی چلنے لگی ۔ چند لمحوں کے بعد انہوں نے آنکھیں بھی کھول لیں ۔ لوگ حیران ہوتے جا رہے تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کس طرح (بظاہر) مردہ زندہ ہو گیا ! جن لوگوں نے ان کے احمدیت سے منحرف ہو جانے کا اظہار کیا تھا وہ اچانک وہاں سے کھسکنے لگے ۔ اتنے میں پہلوان صاحب پوری طرح ہوش میں آ گئے ۔ نہ جانے ان پر سکتہ طاری ہو گیا تھا یا کسی اور بیماری کے زیر اثر عارضی طور پر ان کی نبض بند ہو گئی تھی ۔ بہر حال جب وہ ہوش میں آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے احمدیت سے منحرف ہونے کا اظہار کیا تھا ؟ کہنے لگے ہرگز نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ وہ کون شخص ہے جس نے اتنا بڑا جھوٹ بولا ؟ لوگ حیران ہو ہو کر یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور وہ لوگ جنہوں نے چند لمحے قبل قسمیں کھا کھا کر ان کے احمدیت سے انحراف کا اظہار کیا تھا وہ تو وہاں سے ایسے غائب ہو گئے کہ دور دور تک ان کا سراغ نہ ملتا تھا ۔

مکرم ثالث صاحب نے بتایا کہ ہوش میں آنے پر ہم انہیں گھر لے آئے جہاں علاج معالجہ سے آہستہ آہستہ ان کی صحت بحال ہو گئی وہ بار بار اسی امر کا اظہار کرتے تھے کہ جس شخص نے حضرت مرزا صاحب کا نورانی چہرہ دیکھا ہو اور زندہ خدا کے زندہ نشان خود مشاہدہ کئے ہوں وہ بھلا کب ان کی جماعت سے الگ ہو سکتا ہے ۔ اس واقعہ کے بعد کچھ عرصہ تک وہ خدا کے فضل سے زندہ رہے ۔ بعد میں اپنی طبعی عمر گزار کر ان کی وفات ہوئی اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بہت بہت بلند کرے

بقیہ : صفحہ ۵ سے آگے

زندگی میں ہمیں نظر آتی ہے ۔ یہ واضح ہو جاتا ہے کہ پاکستان نے ابھی سے "طاؤس و رباب" کا مشغلہ شروع کر دیا ہے ۔ قرآن جو اسلامی مملکت کے لئے ایک لائحہ عمل پیش کرتا ہے ۔ یقیناً ابن الوقت شاعری کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ۔ جو زندگی کے حقائق کو نظروں سے اوجھل کر دیتی ہے ۔ پاکستان کو ضرورت ہے ۔ سائنس دانوں ، سیاحوں سپاہیوں ، صناعوں ، ڈاکٹروں ، نرسوں ، انجینئروں اور معاشرتی بہبود کے کاموں میں حصہ لینے والوں کی جو زندگی کی تلخ حقیقتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے قابل ہوں ۔ مشاعرے اس کی مخالف سمت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں ۔ ہم راولپنڈی کی ان طالبات کی پر زور حمایت کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے مراسلات کے کالموں میں آج اپنے کالج میں اس قباحت کے اثر و نفوذ پر شدید احتجاج کیا ہے "

(سول اینڈ ملٹری گزٹ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء)

ہمارے لئے یہ لمحات ۔ لمحات فکر ہیں ۔ ارباب فکر و نظر کو سنجیدگی سے مشاعروں کی اس بڑھتی ہوئی افراط پر غور کرنا چاہئے تا مشاعروں میں قیمتی وقت اور روپیہ ضائع کرنے کی بجائے قوم اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور آزادی کو برقرار رکھنے کے نصب العین پر کاملاً اپنی توجہ مرتکز کرے ۔

(الفضل ۱۲ ، دسمبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۴)

اعلان داخلہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ جات شروع ہیں ۔ داخلہ فارم مطبوعہ فارم پر بھجوانے کی آخری تاریخ ۶ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء ہے ۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت ۱۵ ، ستمبر ۱۹۹۰ء ملاحظہ فرمائیں ۔

(نائب ناظر تعلیم)

" اے لوگو ! خدا سے ڈرو اور درحقیقت اس سے صلح کر لو اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو ۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے ۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں ۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں ۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے ۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے ۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے ۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں ۔ تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے "

(ایام الصلح صفحہ ۱۰۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم نورالدین صاحب خوشنویس ایک ماہ سے بعارضہ ضعف اعصاب اور دوران سر بیمار ہیں۔

○ مکرم ملک عارف محمود ابن ملک عنائت اللہ آف سانگلہ ہل کی والدہ عرصہ دراز سے بلڈ پریشر اور شوگر کی مریضہ ہیں۔ اور اب گردے بھی خراب ہو چکے ہیں۔ تقریباً ایک ماہ سے جرمنی فرینکفرٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں حالت خراب ہے۔

○ محترم میاں عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی پروپرائٹر الکریم جیولرز کراچی چند دنوں سے بعارضہ یرقان شدید علیل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دُعا کریں۔

تقریب شادی

○ مورخہ ۲۹ جولائی ۹۰ء بعد نماز عشاء مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے حضور انور کی موجودگی میں عزیزہ تصور احمد خالد ابن مکرم منظور احمد صاحب شاد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کا نکاح بعوض بیس ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ انیلا انجم بنت مکرم بشارت احمد صاحب آف فتح پور ضلع گجرات اور عزیزہ داؤد احمد قمر ابن مکرم بشارت احمد صاحب کے نکاح بعوض بیس ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ طاہرہ نصرت بنت منظور احمد صاحب شاد کے ساتھ کا اعلان فرمایا۔ مورخہ ۲۶ اگست ۹۰ء ناصر باغ فرینکفرٹ میں دعوت ولیمہ دی گئی۔ جس میں جرمنی کے اعلیٰ عہدیداران سمیت کثیر تعداد میں افراد نے شرکت کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ ریجنل امیر فرینکفرٹ نے دعا کرائی۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت کرے۔

لاہور کی سبقت

تحریک وقف عارضی کے تحت امسال ضلع لاہور کا سالانہ کوٹہ ۶۰۰، سو تھا۔ اور ستمبر کے آخر تک ان کی طرف سے ۶۹۲ فارم موصول ہوئے ہیں۔ یوں خدا تعالیٰ کے فضل سے لاہور نے دیگر اضلاع سے پہلے کوٹہ پورا کر کے حسب سابق اپنا سبقت کا اعزاز برقرار رکھا۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وقف عارضی کی بابرکت روحانی تحریک میں حصہ لینے والے جملہ واقفین و واقفات کے اس وقف کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ نیز مکرم امیر صاحب ضلع، مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن، قائدین خدام الاحمدیہ، ناظمین انصار اللہ، صدرات لجنہ اماء اللہ اور ان کے سب عہدیداران و رفقائے کار کو جنہوں نے اس بارہ میں انتھک محنت کر کے بھرپور تعاون کیا جزائے خیر عطا فرمائے اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم منیر محمود صاحب معلم وقف جدید کی والدہ محترمہ ۱۷ اگست ۱۹۹۰ء کو وفات پا گئیں۔ عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو بچپن سے ہی وقف کر رکھا تھا اور آپ کی اولاد میں سے بہت سارے سلسلہ کی کوئی نہ کوئی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ قادیان نواں پنڈ احمد آباد میں سلسلہ کے کام کرتیں۔

اب رہائش ۲۳/۱ دارالفضل ربوہ تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے ۵ بیٹے ۴ بیٹیاں اور پوتے پوتیاں اور نواسے یادگار چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

خدام کی توجہ کے لئے

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کے تحت دوران سال کے چوتھے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سچائی" ہے جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ۹۰ء ہے۔

(مہتمم تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۷۳۱ میں بشریٰ طیبہ بنت چوہدری ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۸/۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں" اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ بشریٰ طیبہ بنت چوہدری ناصر احمد کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد صاحب والد موصیہ وصیت نمبر ۲۳۲۲۴۔ گواہ شد نمبر ۲ مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد دین صاحب دارالبرکات ربوہ۔

مسل ۲۷۷۳۲ میں شازیہ قمر بنت چوہدری ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم ۱۷ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی، ساکن کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۸/۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شازیہ قمر کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری ناصر احمد والد موصیہ وصیت نمبر ۲۳۲۲۴۔ گواہ شد نمبر ۲ مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد دین صاحب دارالبرکات ربوہ۔

اخبارات سے

سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

پدرم کسان بود — میاں محمد شفیع (م۔ش)

.... چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے عربوں کے کیس کی اقوام متحدہ میں جس خلوص، دیانت داری، بلند حوصلگی سے نمائندگی کی۔ اس کا اعتراف تمام عالم اسلام کو ہے۔ میں نے جو کچھ دیانت داری سے سمجھا اسے لکھ دیا۔ اب مجھے ایک مخصوص حلقے سے اینٹوں کا انتظار ہے ؎

"سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی"۔

(نوائے وقت جمعہ میگزین ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء ص ۵)

ضروری اعلان

وطن عزیز پاکستان کے دفاع کیلئے جن احمدی سرفروشوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان سے یا ان کے عزیزوں دوستوں سے التماس ہے کہ وہ ایسے جانبازوں کے تفصیلی کوائف خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ جماعت کے سامنے ایسے ہیروز کی داستان پیش کی جا سکے۔

مرزا خلیل احمد قمر۔ وقف جدید ربوہ

کوشش کریں کہ فالتو کھانا اور سبزیوں کے چھلکے وغیرہ ضائع ہونے کی بجائے جانوروں کی غذا بنیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

۔ جو امریکہ اور یورپ میں خاصہ عرصہ رہ چکے ہیں کہ وہاں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ڈاکٹر کی لاپرواہی سے مریض کا مرض بڑھا ہے یا اس کی وفات ہو گئی ہے۔ تو اس پر مقدمہ کر کے ہرجانہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ وکیل بننے والا طالب علم کہنے لگا دیکھا آپ نے، وکیل تو بہر حال ایسے حالات سے دوچار نہیں ہوتا لیکن دوسرا شخص کہنے لگا ٹھیک ہے وکیل مقدمہ ہار جائے یا جیت جائے اسے کوئی کچھ نہیں کہتا لیکن یہ میں آپ کو بتا دوں کہ یہ صورت حال بعض ملکوں میں بدل رہی ہے۔ اب انگلستان ہی کو لیجئے میں نے وہاں کے ایک اخبار میں پڑھا ہے کہ اگر وکیل کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے پوری تندہی سے مقدمے کا مطالعہ نہیں کیا اور کیس لڑنے میں بھی کوتاہی کی ہے تو اسے ایک ہزار پاؤنڈ تک جرمانہ ہو سکے گا یہ وہ اختیارات ہیں جو "کورٹس اور لیگل سروسز بل" کے ذریعے "لاء سوسائٹی" کو دئے جانے کا امکان ہے جو لوگ وکلاء کی کم توجہی کا خمیازہ بھگتنے پر مجبور ہوں گے انہیں بھی کچھ نہ کچھ رقم معاوضے کے طور پر دلوائی جائے گی۔

لاء سوسائٹی کو پہلے ہی یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ یہ فیصلہ کرے کہ کسی وکیل نے کوئی کیس پوری طرح نہیں لڑا تو اسے حکم دے کہ وہ اپنے مؤکل سے کم رقم وصول کرے یا ساری کی ساری واپس کر دے لیکن ابھی تک اسے یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ وکیل سے اس کے مؤکل کو معاوضہ دلائے۔ البتہ مؤکل عدالتوں میں جا کر یہ چیز حاصل کر سکتا ہے۔

لارڈ چانسلر لارڈ میکے نے بتایا ہے کہ لاء سوسائٹی نے یہ مطالبہ کیا ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ لاء سوسائٹی کو اپنے مؤکلوں کی حفاظت کا کس قدر خیال ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ بات صرف عدم توجہی سے ہی تعلق نہیں رکھے گی بلکہ اس بات کی طرف بھی توجہ دے گی کہ وکیل نے کیس پوری محنت کے ساتھ تیار کیا تھا یا نہیں۔ اور اگرچہ فی الحال بنیادی طور پر جرمانے کی رقم ایک ہزار پونڈ ہے لیکن لارڈ چانسلر اس رقم کو بڑھا بھی سکتے ہیں یہ فیصلے سولسٹرز کمپلینٹس بیورو یعنی وکلاء کی شکایات کی بیورو کیا کرے گی۔

بیورو نے اس بات کا بھی اعلان کیا ہے کہ یہ بھی کوشش کی جائے گی کہ وکلاء اور مؤکلین کی شکایت کو باہمی افہام وتفہیم سے دور کیا جائے۔ اس سکیم کو ایک حد تک انگلستان کے بعض علاقوں میں جاری کر دیا گیا ہے۔ مثلاً ایسٹ انگلیا اور لیڈز میں تو یہ پہلے سے موجود ہیں اور اب ایسکس اور ہرٹ فورڈ شائر میں بھی جاری کی جا رہی ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں بیڈ فورڈ شائر میں بھی جاری کر دی جائیں گی اور اسی طرح نارتھ ہمپٹن شائر اور لیسٹر شائر ڈربی شائر میں اس کے جلد جاری ہونے کا امکان ہے۔

جب پہلے دو نوجوان طالب علموں نے یہ ساری بات سنی تو وکیل بننے کا ارادہ رکھنے والا نوجوان کہنے لگا "کوئی حرج نہیں ہونے دیں۔ میں جب وکیل بنوں گا تو خدا کے فضل سے پوری محنت کے ساتھ اپنا کام کروں گا۔" ڈاکٹر بننے والے کے چہرے پر بھی رونق آگئی اور وہ بھی کہنے لگا۔ میں بھلا اس طرح کیوں مریضوں سے پیش آؤں گا کہ انہیں میری شکایت کرنے کا موقع ملے۔

کاروبار کا نادر موقعہ

رحمٰن بیکرز اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

برائے فروخت ہے

رابطہ کیلئے

سیّد عامر مقبول

رحمٰن بیکرز ربوہ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو خصوصی عدالت کے روبرو پیش ہو گئیں ان کے وکیل مسٹر یحیی بختیار نے مطالبہ کیا کہ انتخابی مہم کی خاطر مقدمہ کی سماعت ۲۵۔ اکتوبر تک ملتوی کر دی جائے۔ تاہم فاضل جج نے سماعت ۱۰ اکتوبر تک ملتوی کرتے ہوئے کہا کہ ان کو انکی انتخابی مہم چلانے کی پوری آزادی ہو گی۔

○ فرانس نے ایٹمی پاور پلانٹ فراہم کرنے کیلئے منصفانہ انتخابات کو شرط قرار دے دیا ہے۔ اطالوی سفیر نے سیکرٹری خارجہ سے ملاقات کر کے ان کو یورپی برادری کا یہ پیغام پہنچا دیا کہ تمام جماعتوں کو انتخاب لڑنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔

○ اسلامی اتحاد نے سرحد سے سابق گورنر فضل حق اور سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو سے ٹکٹ واپس لے لئے۔ فضل حق صرف صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑیں گے۔

○ پشاور کی نشست سے بے نظیر بھٹو کا مقابلہ اے این پی کے بلور سے ہو گا جبکہ نارووال سے وزیراعظم جتوئی کا مقابلہ پیپلز پارٹی کے چوہدری شفاعت سے ہو گا۔

○ بیجنگ میں ہونے والی ایشیائی کھیلوں میں پاکستان نے کشتی رانی میں اول آ کر پہلا طلائی تمغہ جیت لیا ہے۔ یہ تمغہ پاکستان نیوی کے منیر صادق اور ذکاء اللہ نے حاصل کیا ہے۔ اس سے قبل وہ گذشتہ ایشیائی مقابلوں میں بھی طلائی تمغہ حاصل کر چکے ہیں۔

○ پی آئی اے نے بین الاقوامی پروازوں کے کرائے میں یکم اکتوبر سے ۷۔ فیصد اضافہ کر دیا ہے۔

○ جماعت اسلامی نے ایم کیو ایم کے مقابلے میں دستبردار نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ کویت کے جلاوطن امیر جابر الاحمد الصباح نے واشنگٹن میں امریکہ کے صدر بش سے ملاقات کی۔

صدر بش نے ان کی جرأت اور استقلال کو سراہا۔ امیر کویت نے عراق کے قبضہ کو ختم کرانے کے لئے امریکی کوششوں کی تعریف کی اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس سے قبل امیر کویت نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے بھی خطاب کیا۔

○ جاپان اور سنگاپور کے درمیان دنیا کا پہلا ویڈیو ٹیلیفون سسٹم شروع ہو گیا ہے۔ اس میں فون کرنے والے ایک دوسرے کی شکل بھی دیکھ سکتے ہیں۔

○ برطانیہ اور ایران کے سفارتی تعلقات بحال ہو گئے ہیں۔ ۱۸ ماہ قبل یہ تعلقات سلمان رشدی کے مسئلے پر ٹوٹ گئے تھے۔

○ سعودی عرب میں امریکی فوجوں کی جگہ پین اسلامک فورس کی تعیناتی کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ نگران وزیر اعظم جتوئی کے حالیہ مشرق وسطی کے ممالک کے دورے کو اسی سلسلہ کی کڑی قرار دیا جا رہا ہے۔

○ بعض سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ امریکہ کی طرف سے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حمایت انہیں معتدل سیاستدان سمجھنے کی وجہ سے کی جا رہی ہے۔

○ بھارت میں ملازمتوں کے کوٹہ میں نچلی ذاتوں کے لئے حصہ مخصوص کرنے کے خلاف خون ریز احتجاج کے دوران مزید ۱۹ افراد ہلاک ہو گئے۔

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد
اٹھراء۔ سوکھا۔ گرمی۔ گیس
کا
علاج کرنے والے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(پرانا) **حکیم عبدالحمید اعوان**
ابن
حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰۔ فون ۰۴۳۱ — ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷

برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

ضمیمہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ اخاء ۱۳۶۹ ہش
۶ اکتوبر ۱۹۹۰ء

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع۔

موصولہ ۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء

۴ بجے شام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت کی بہتری کی رفتار اچھی ہے۔ آپ کو انتہائی نگہداشت کے یونٹ (INTENSIVE CARE UNIT) سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹرز بحالی صحت (RECOVERY) کی رفتار پر پورے اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔ حضرت بیگم صاحبہ ڈاکٹروں کی اجازت سے از خود چل کر غسل خانے تک گئیں۔ جس کے بعد کوئی پیچیدگی نہیں ہوئی۔ لیکن چونکہ حملہ کافی سنگین تھا اسلئے ابھی کچھ عرصہ آپ کو ہسپتال میں رکھ کر صورتِ حال پر نظر رکھی جائے گی۔ اور مناسب علاج کیا جائے گا۔

مختلف افراد اور جماعتوں کی طرف سے کثرت سے عیادت کی تاریں اور پیغام مل رہے ہیں۔ اس سے اُن کو ساتھ کے ساتھ مطلع رکھا جا رہا ہے۔ یہ پیغامات اُن کے لئے حوصلہ دلانے کا موجب بنے ہیں۔ حضرت بیگم صاحبہ دل کی گہرائیوں سے سب احباب کا اُن کی دعاؤں پر شکریہ ادا کرتی ہیں۔

احباب خصوصی طور پر دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ کو جلد تر مکمل شفا عطا فرماوے۔

خاکسار
مرزا منصور احمد۔ ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی، پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ، مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ